بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرن چوہدری نے یہ افسانہ (متاع زیست ہے جاناں) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس افسانہ (متاع زیست ہے جاناں) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

''فار گاڈ سیک چپ ہو جاؤ۔''منت کنپٹیوں پر ہاتھ رکھے جھڑک کے بولی۔

''اُف گاڈ میں کس سے سر کھپا رہی ہوں۔''انامتہ پیشانی پہ ہاتھ مار کے خفگی سے بولی۔

''تو کس نے کہا سر کھپانے کو۔''منت تنک کر بولی۔

''اچھا بھلا اسے پرپوز کرنے والا تھا ہیر و اب ایک ماہ انتظار کرو۔''منت بڑبڑائی۔

''گو ٹو ہیل۔۔ڈوب مرو ناولز کے ساتھ۔''عرفہ منہ پھلا کے بولی۔

''تمہارا بھیا نامہ تو چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے،بور ہو گئی ہوں میں سن سن کے۔''منت نے کہا تو عرفہ ناراض ہو کے چلی گئی۔منت دوبارہ ڈائجیسٹ میں گم ہو گئی۔

****

''عباسی ولا''کے تین پورشن تھے۔فرسٹ پورشن میں فہیم عباسی اور مہتاب بیگم اپنے دو بیٹوں کے ساتھ رہائش پزیر تھے۔انہیں سب تایا جان کہتے تھے۔

سیکینڈ پورشن میں وسیم عباسی اپنی دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے ساتھ رہائش پزیر تھے۔تھرڈ پورشن ارحم عباسی یعنی منت ارحم عباسی کے والد اور انکی بیگم زرقا عباسی کی حرم سرا کا درجہ رکھتا تھا۔

ارحم عباسی کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا۔

منت ارحم عباسی نٹ کھٹ،شرارتی،اور لاابالی سی لڑکی تھی مختصراً وہ عباسی ولا کی رونق تھی۔

فہیم عباسی کے بڑے بیٹے نے لو میرج کی جس کی بنا پر اسے گھر خاندان سے نکال دیا گیا۔ عباسی خاندان نہایت سخت رسم و رواج کا پابند تھا۔ جس کی رسموں کو توڑنا کسی کے بس کی بات نہیں تھی۔

****

زندگی کی داستان بھی کتنی عجیب ہوتی ہے جو کہیں احساسات کا آئینہ ہے تو حادثات کا مجموعہ ۔۔۔ کسی کو سنوارنا اور کسی کو بکھیرنا اس کا مشغلہ ۔۔۔۔ وہیں زندگی نے زرش عباسی کا اپنے مشغلے کی بھینٹ پر سنوارا ۔۔۔ سنوارا یا بکھیرا ۔۔۔ فیصلہ وقت کے ہاتھوں ہونا طے پایا تھا۔

"زرش۔" تایا جان دھاڑتے ہوئے سیکنڈ فلور پہ آئے۔

"کیا بات ہے بھائی جان۔" وسیم صاحب حیرانگی سے بولے۔

"کہاں ہے تمہاری لاڈلی ۔۔۔۔ دیکھو اس کے کرتوت ۔۔۔ کالج پڑھنے جاتی ہے یا عیاشی کرنے۔" تایا جان غصے سے پھنکارے۔ آنکھوں سے غضب کی سرخی ٹپک رہی تھی۔

میز پر پھینکی گئی تصویروں میں زرش تھی۔

وسیم صاحب حیرانگی اور شرمندگی کی ملی جلی کیفیت میں تھے۔ زرش کی حرکت نے انہیں زمین میں گاڑ دیا تھا۔

زرش بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹی موسیقی سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"زرش۔" دروازہ دھاڑ سے کھلا۔ وہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی۔

"تایا جان۔" وہ دھیرے سے بڑبڑائی۔ چھٹی حس پھڑکنے لگی، خطرے کا سائرن بجنے لگا۔

New Era Magazine

تایاجان نے تصویریں اس کے سامنے پھینکی، وہ سکتے میں آ گئی، دور سے لی گی تصویروں میں زرش صاف دکھائی دے رہی تھی۔

سچ چھپانا بے فائدہ تھا اس نے بتا دیا۔

''چٹاخ۔ چٹاخ۔'' توقع کے عین مطابق تایاجان کے تھپڑ اسکے گلابی گداز رخساروں پر گہرے نشان چھوڑ گئے۔

وہ اوندھے منہ بیڈ پہ جا گری۔

''بھائی صاحب معاف کر دیں۔۔ میں سمجھادوں گا۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔'' وسیم صاحب گڑگڑائے۔ زرش ان ک لاڈلی اور چہیتی بیٹی تھی۔

''بابا۔۔۔ میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔ یہ اجازت مجھے میرا دین دیتا ہے۔'' زرش کے اندر بغاوت نے سر اٹھایا وہ تن کے کھڑی ہو گئی۔

''ہم سے زبان لڑائے گی۔۔۔ اب تجھ میں اتنی ہمت آ گی کہ ہمیں صحیح غلط بتاؤ گی۔'' فہیم عباسی غضب ناک ہو کے آگے بڑھے، بالوں سے پکڑ زرش کا سر دیوار سے ٹکرایا۔

''بھائی جان۔'' وسیم صاحب نے انہیں روکا تب تک زرش کے سر سے خون کے پھوارے چھوٹ پڑے۔

انہوں نے زرش کر گرایا اور چلے گ ئے۔

وسیم عباسی ار فائقہ بیگم روتے ہوئے اسے ہاسپٹل لے گ ئے۔

***

New Era Magazine

''منی۔۔۔ہنی بھیا آ گئے۔''انامتہ ناراضگی بھول بھال کر اس سے لپٹ گئی۔

''اچھا۔۔اچھا۔۔ریلیکس۔''منت کو اسکی خوشی کا اندازہ تھا۔

''پاپا نے ان کے آنے کی خوشی میں پارٹی ارینج کی ہے، تمہیں بھی آنا ہو گا۔''انامتہ نان سٹاپ بول رہی تھی کہ بولتے بولتے رک گئی۔

''تمہارے تایا جان۔''انامتہ کو ان کے حالات کا علم تھا۔

''ہاں یار تایا جان نہیں آنے دیں گے۔''منت بر ے دلی سے بولی۔

''میں بات کروں گی تمہارے تایا جان سے۔''انامتہ نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

''وہ نہیں مانیں گے یار، زرش آپی کی وجہ سے ہم نظر رکھی جاتی ہے پارٹی میں جانا امپاسبل۔''یاسیت سے بولی۔

''میں انویٹیشن لے کے آؤں گی۔''

''ہمم۔''زرش کی وجہ سے وہ بہت دکھی تھی، دکھ کا گہرا سایہ اس کے چہرے سے جھلک رہا تھا۔

****

یہ حقیقت ہے کہ انسان مسافر ہے اور یہ زندگی مسافت۔۔۔کسی کو انسانیت کے لبادے سے نکل کر پتھر میں ڈھل جانے میں دیر نہیں لگتی۔۔۔فہیم عباسی بھی انسانیت کے روسے نکل کر

New Era Magazine

پتھر میں ڈھل گیے تھے جو صرف نقصان کا باعث بنتا ہے۔ خادان کے رسم و رواج نے انہیں اس قدر اندھا کر دیا تھا وہ دلوں کو توڑتے اور زندگیوں سے کھیلتے چلے گے۔

خاموش فضاؤ ں میں طوفان چھپے ہوتے ہیں اور دریا کی روانی کتنی ہی کہانیوں کو بہا کر لے جاتی ہے۔ ایسے میں مسافت طویل بہت طویل ہو جاتی ہے مگر مسافر ہر موڑ پر ایک نئی داستان رقم کرتا ہے کبھی کردار اس کے تعاقب میں ہوتے ہیں کبھی وہ خود اپنی تلاش میں گم ہو جاتا ہے۔ کبھی مل جانے کی خوشی۔۔۔ کبھی احساس زیاں سوختہ جزبات میں طلاطم برپا کر دیتے ہیں۔

''زرش۔۔۔ میری بچی۔۔۔۔'' فائقہ بیگم نے اسے جھنجھوڑا وہ تو جیسے سکتے میں آ گئی تھی۔

''کوئی اتنا بھی گر سکتا ہے مما۔'' لہجے میں بے یقینی تھی۔

وہ بلک بلک کے رو دی۔

''مما۔۔۔ کیا قصور تھا اسکا، تایا جان اتنا گر سکتے ہیں۔'' وہ دھاڑیں مار کے رونے لگی۔

''مما تایا جان نے مار دیا۔'' احساس زیاں اس قدر تھا وہ دھڑام سے بیڈ پہ گر گئی.

یہ صدمہ برداشت نا کر پائی اور ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی.

یہ حقیقت موت کا پیامبر بن کے آئی تھی اس کے لیے۔۔ وہ موت کی عارضی نیند کے آغوش میں جا پہنچی۔

***

''اسلام و علیکم۔'' انامتہ ادب سے بولی۔

"وعلیکم سلام۔ بیٹھو بیٹا۔"تایا جان نے بیٹھنے کا کہا۔

کچھ دیر پہلے ہی ملازم انہیں خبر دے گیا تھا کوئی لڑکی ان سے ملنے آئی ہے۔

"جی فرمایے بیٹا۔"نرم لہجے میں بولے۔

"وہ مجھے۔۔منت کو انویٹیشن دینا تھا۔۔"انامتہ خشک ہوتے لبوں پہ زبان پھیر کے بولی۔

"کیسا انویٹیشن۔"انداز سوالیہ تھا۔

"بھیا کی ویلکم پارٹی ہے۔"ڈرتے ڈرتے بولی۔

"بیٹا ہمارے ہاں لڑکیاں ایسی پارٹیز میں شرکت نہیں کرتی۔"شفیق لہجے میں بولے۔

"پر۔"انامتہ کی آنکھوں میں لجاجت تھی۔

"پلیز انکل۔"انامتہ نے کہا تو انہوں نے سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے اگر آپ اصرار کرتی ہیں تو وہ کچھ دیر کے لیے آجائے گی اپنے بھائی کے ساتھ۔"

انامتہ کے بے حد اصرار پر انہوں نے اجازت دے دی۔

"تھینک یو انکل۔"وہ خوشی سے بولی۔

وہ مسکرا دیے تو انامتہ اجازت لیتی چلی گئ

****

زرش عباسی صدمے کے باعث قومہ میں چلی گئ۔فائقہ کی تو دنیا ہی اجڑ گئ تھی،جوان بیٹی موت کے منہ میں تھی۔

***

منت تیار ہو کے معاذ کے ساتھ انامتہ کے گھر چلی گئی۔

سرخ اور سیاہ کے امتزاج کا ٹیل گاؤن اسکی ہائٹ اور نازک فگر پہ خوب جچ رہا تھا، صراحی دار گردن میں نفیس سا نیکلس اس کے حسن کو دو آتشہ کر رہا تھا، میک کے نام پر سیاہ چمکتی آنکھوں میں کاجل کے گہری دار تھی جو آنکھوں کو گہرے ساگر کا سا عکس دے رہی تھی۔

وہ خراماں خراماں چلتی انامتہ کے پاس پہنچ گئی۔

''اوہ مائی گاڈ۔۔۔کتنی کیوٹ لگ رہی ہو۔''انامتہ شوخ ہوئی۔

''شٹ اپ یار۔''منت نے گھر کا۔

''چلو ہنی بھیا سے ملواؤں۔''وہ اسے کھینچتی ہوئی لے گئی۔

نوجوانی کا جوبن لیے حسن اور سحر انگیز سراپا ٹھٹھکا دینے کی حد تک شاندار تھا۔ گریش بلیک سوٹ پر میچنگ ٹائی، ہاتھ میں قیمتی رسٹ واچ پہنے بالوں کو جیل سے ایک طرف سیٹ کیے وہ کسی ریاست کا شہزادہ معلوم پڑتا تھا۔

منت مبہوت ہو گئی۔انامتہ جتنا بتاتی تھی وہ اس سے بڑھ کے شاندار نکلا تھا۔اس پر اسکی شاندار پرسنیلٹی اور انداز آگ پر تیل کا سا کام کر رہا تھا۔تب ہی تو لڑکیاں تتلی کی طرح منڈلا رہی تھیں اس کے گرد۔

''بھیا۔۔یہ میری بیسٹ فرینڈ ہے منت ارحم عباسی۔۔اور منت یہ میرے بھیا عبدالحنان آفندی۔''انامتہ نے تعارف کروایا۔

New Era Magazine

''ہیلو۔۔''حنان ٹھٹھک سا گیا اس کے نو خیز حسن پر، معصومیت سے بھر اور حسن کی بات ہی الگ ہوتی ہے اسکی کشش ہر خاص و عام کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

سیاہ دوپٹے کے ہالے میں اسکا چہرہ رات میں چمکتے مانند لگ رہا تھا، حنان کو اس لمحے وہ چاند سے بڑھ کر حسین لگی۔

منت حنان کی نظروں سے کنفیوز ڈ ہو گئی۔

''منت۔''معاز نے پکارا تو وہ ڈر سی گئی۔

''جی بھیا۔''وہ مڑی۔

''کب تک جانا ہے۔اگر لیٹ ہے تو مجھے کال کر لینا۔۔میں کام سے جا رہا ہوں اوکے۔''اس کا جواب سنے بنا معاز چلا گیا۔

حنان کی نظریں اسے پریشان کر رہیں تھیں وہ وہاں سے اٹھ کے اس کی کزنز کے پاس آ بیٹھی۔پارٹی جانے کب ختم ہوتی اس نے معاز کو کال کر دی۔

تھوڑی دیر میں معاز پہنچ گیا تو وہ اس کے ساتھ آ گئ۔

****

محبت کے انداز نرالے ہوتے ہیں کبھی سر شاری تو کبھی ازیت بھری بے زارِی۔۔ گزرے لمحات میں ایک ایسا لمحہ بھی ہوتا ہے جس میں کسی کی پوری زندگی محصور ہو جاتی ہے۔منت ارحم عباسی بھی ایسے ہی ایک لمحے کی ضد میں آ گئ تھی۔

New Era Magazine

دل کے تار نئے سروں کو چھیڑ رہے تھے۔دل مسلسل حنان آفندی کے دیدار کا خواہاں تھا وہ اسی پہ پریشان بیٹھی تھی۔

''مِنی کیا ہوا۔''ستائش بھابھی نے پوچھا۔وہ فہیم تایا کی دوسری بہو تھی۔

''ن۔۔۔نہیں۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔بس سر میں درد ہے تھوڑا۔''وہ ان کی بے وقت آمد پہ بوکھلا گئی،کانپتی آواز میں بہانا تراشا۔

''تو پین کلر لے لو نا،ایسے گم سم بیٹھی ہو۔''ستائش بھابھی ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گی۔

اس کا فیورٹ سیریل چل رہا تھا اس میں بھی دل نہیں لگ رہا تھا وہ اٹھ کے کمرے میں آ گئی۔

''یا اللہ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔کیوں اتنی بے چینی ہو رہی ہے۔''وہ ضبط سے بولی۔

محبت کا بے رحم آکٹوپس اسے جکڑ رہا تھا۔وہ خود کو بند مٹھی سے ریت کی مانند پھسلتا محسوس کر رہی تھی۔

****

''یس۔''دروازے پہ دستک ہوئی تو انامتہ نے وہیں سے آواز لگائی.

حنان دروازہ کھولتا ہوا اندر داخل ہوا۔

''بھیا۔۔۔آئیں۔''کتابیں سمیٹ کر اس کے بیٹھنے کی جگہ بنائی۔

''کیا ہو رہا ہے سویٹ سسٹر۔''حنان خوشگواریت سے بولا۔

''نتھنگ سپیشل۔نوٹس تیار کر رہی تھی۔''وہ نوٹس فایل میں رکھتے ہوئے بولی۔

''تو بزی ہو۔''حنان کا موڈ آف ہوا۔

New Era Magazine

''نہیں تو۔۔۔بس کام ختم۔'' وہ بھیا کا خائف چہرہ دیکھ مسکرائی۔

''چلو پھر آئس کریم کھانے چلتے ہیں۔'' وہ پھر سے کھل اٹھا۔

''او کے میں چینج کر کے آئی.'' وہ کپڑے لیتی واشروم میں جا گھسی۔چند منٹوں بعد وہ تیار ہو کے آ گئی۔

''چلیں بھیا۔'' وہ بیٹھتے ہوئے بولی۔

''کونسا فلیور۔'' گاڑی آئس بار کے سامنے روکتے ہوئے پوچھا۔

''مینگو بھیا۔''

حنان نے گاڑی میں ہی منگوالی۔

''کیا نام تھا تمہاری اس دوست کا۔'' وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

''منت ہی آئی تھی بس۔'' انامتہ کھاتے ہوئے بولی۔

''ہمم۔۔۔وہی۔۔۔آئی تھنک۔۔۔کافی رچ فیملی سے بلانگ کرتی ہے وہ۔'' حنان پر سوچ انداز میں بولا۔

''جی بھیا۔۔۔وہ بہت بڑے گھرانے سے ہے۔اس کے تایا جان بہت سٹرکٹ ہیں،ہر رول کو فالو کرنا پڑتا ہے انہیں،کسی میں اتنی ہمت نہیں وہ انکار کر سکے،منت ک کزن نے کوشش کی تھی،بیچاری آئی سی یو میں پڑی ہے۔'' انامتہ جو پر جوش سی بول رہی تھی زرش کے نام پہ اداس ہو گئی.

''کیوں۔۔۔ایسا کیا کیا تھا اس نے۔'' حنان بولا۔

New Era Magazine

انامتہ نے ساری بات اس کے گوش گزار دی۔

''تمہاری دوست منت انگیجڈ ہے۔''حنان نے کھلبلی مچاتا سوال اگلا۔

"نہیں ابھی تک تو نہیں۔''انامتہ بولی۔

حنان نے دھیرے سے اطمینان کا سانس خارج کیا۔

۔اگر راستہ مشکل تھا تو وہ اس مشکل میں پڑ چکا تھا۔۔اس کا نوخیز حسن۔۔معصوم چہرہ۔۔سیاہ چمکتی آنکھیں۔۔جسے دیکھ وہ سانس لینا بھول جاتا تھا۔

عشق کا اژدھا اسے ڈس چکا تھا،پیار کا زہر اسکی رگ وپہ میں سرائیت کر چکا تھا،وہ بے چینی کی انتہا پر تھا۔

مختصر لمحے وقت کا ایک طویل ترین دور تشکیل دیتے ہیں،چاہے غم کی المناک کہانی ہو یا خوشیوں کا پیامبر وقت کی ہر چال تجربات کا ایک نیا باب کھولتی ہے۔

عبدالحنان محبت کے اس تجربے میں زندگی ہار جائے گا یا محبت سے محبت کو جیت لے گا۔۔۔

***

ہر محبت کی کہانی کا انجام ناجانے سرخ روشنائی سے کیوں لکھا جاتا ہے۔ہجر اور جدائی کے اختتامی الفاظ پوری زندگی کے سفر کو ایک لمحے میں کیسے بڑھاپے کی آخری سرحد پہ لے جاتے ہیں۔جدائی کا غم اور ہجر کا ایک ایک پل جوانی کا سارا رس نچوڑ لیتے ہیں،پھر بھی نادان دل نا چوکتا ہے نا باز آتا ہے،ناجانے پھر بھی کیوں لوگ محبت کیے جاتے ہیں،حالانکہ محبت کی روگی آنکھ عیش ونشاط،عشرت وآرام،راحت وسکون سے خالی ہوتی ہے۔نیند کبھی ان تھکی تھکی

آنکھوں میں آسودگی نہیں بھرتی اور وقت کبھی وحشی دل پہ مہربان نہیں ہوتا۔ ہجر کا صحرا ابر محبت کی بوند بوند کو ترستا ہے۔

مسلسل کروٹیں بدل بدل کے وہ تھک چکی تھی۔ نیند کی دیوی دور کھڑی اس کی بے بسی پر اداس تھی۔

آنکھوں میں پھوٹتی نئے خوابوں کی کونپلیں کبھی دل کو خوشی سے دھڑکاتی تو کبھی محبت کو پانے سے قبل کھونے کے احساس سے دل نادان کو ہولا کے رکھ دیتا۔

احساس زیاں کا ڈراؤ ناناگ پھن پھیلائے کھڑا تھا۔

وہ اٹھ کے بیٹھ گئی۔۔۔ بالوں میں انگلیاں پھنسائے سر گھٹنوں میں دیے وہ پھوٹ پوٹ کے رودی۔

وہ محبت کے پر جوش ریلے کی زد میں آ کے بہہ گئی تھی۔

روتے ہوئے اس نے سر اٹھایا تو اسے کمرے میں حنان کے ہیولے گھومتے نظر آئے۔۔ سماعتوں سے ٹکراتی اس کی خوبصورت آواز منت کی چیخیں نکل گئیں۔

''پاپا۔۔ مما۔۔'' وہ سر گھٹنوں میں دیے زور زور سے چلا رہی تھی۔

''منت۔۔۔ منت بیٹا کیا ہوا۔'' زرقا بیگم اور ارحم عباسی کمرے میں داخل ہوئے ان کے ساتھ معاز اور معیز بھی تھے۔

''مما۔'' ماں کے گلے لگ کے وہ بلک بلک کے رو دی۔

''کیا ہوا منت کچھ تو بتاؤ۔'' معاز ساری کھڑکیاں چیک کر آیا۔

New Era Magazine

''پاپا۔۔۔وہ۔۔۔''کیا بتاتی وہ حنان کی محبت نے کیسے تڑپا کے رکھ دیا ہے اسے۔

''میں ڈر گئی تھی پاپا۔''وہ ان کے گلے لگ کے کانپتی آواز میں بولی۔

سیاہ چمکتی آنکھوں میں سرخ ڈورے بندھ گ ئے تھے۔پپوٹے سوج چکے تھے اور ناک سرخ ٹماٹر ہو رہی تھی۔

سکون کا طائر ہوا میں پرواز کر گیا اور اسکی آنکھیں دور خلا میں اسے تکتی رہ گیئں۔

****

''اسلام و علیکم۔''منت تھکے سے لہجے میں بولی۔

''و علیکم سلام۔''انامتہ اٹھ کے اس کے گلے لگ گئی۔منت کی نظر دشمن جاں پر گئی تو وہ نظریں جھکا گئی۔

''کیا ہوا منت۔۔۔ایک ہی دن میں اتنی کمزور لگ رہی ہو۔''انامتہ افسردہ سی بولی۔

منت کا دل چاہا وہ اس کے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے رو دے پر وہ ضبط کر گئی۔

''کیسی طبعیت ہے اب آپکی۔''حنان جو کافی دیر سے اسکے سوگوار حسن کو دیکھ رہا تھا بالآخر بول پڑا۔

''ٹھیک ہوں اب۔''وہ بمشکل بولی۔سیاہ چمکتی آنکھوں میں رات کے سناٹے کا عنصر تھا۔

انامتہ باتوں میں مگن ہو چکی تھی۔۔۔حنان چائے کے ہلکے ہلکے سپ لیتا اس کے چہرے پہ چھائی ویرانی کو دیکھ رہا تھا۔

نٹ کھٹ اور شرارتی سی منت ارحم عباسی کو خاموشیوں نے آن گھیرا۔ نیند کی دیوی رت جگوں کا تحفہ تھماتے ہوئے اس سے دور ہو گئی۔ کاسہ دل لیے وہ حنان آفندی کی محبت کی خواہاں تھی۔ عشق کی آگ دونوں طرف یکساں تھی۔۔۔ مایوسی کا عنصر بھی تھا۔ پر نا جانے کیوں دل پر امید تھے اس زات سے جو بے حساب نوازتا ہے

***

محبت دیوانگی میں بدل رہی تھی۔ نگاہوں میں دشمن جاں کا عکس رہتا تو سماعتوں میں اس کے بول۔۔۔ دل کی گیلری اس کی تصویروں سے بھر چکی تھی۔ چلتے پھرتے وہ نظر آتا۔۔۔ اگر کچھ سننے کی کوشش کرتی تو آواز سماعتوں تک جا ہی نہیں پاتی۔۔۔ اپنی دیوانگی اور دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ انامتہ سے ملنے ان کے گھر چلی گئی۔

ڈرائنگ روم سے آتی قہقہوں کی آواز نے اس کے قدم روک لیے۔۔۔ ان میں ایک آواز اسکی بھی تھی جسے وہ لاکھوں میں پہچان جاتی تھی۔

دروازہ کھولا تو دل دھک سے رہ گیا۔۔۔ دروازہ بند کیا اور بھاگتی ہوئی واپس گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔ آنسو تھے کہ رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

کمرے میں آتے ہی وہ آنسو زور و شور سے بہہ نکلے۔۔۔ دل کی زمین پر بن بادل برسات ہونے لگی۔۔۔ دل بیٹھتا جا رہا تھا۔۔۔ بیڈ کی پائنتی پکڑ کر روئے جا رہی تھی۔۔۔ آنسو خشک ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

New Era Magazine

حنان کی باہوں میں جھولتی نازک اندام لڑکی سے اسے حسد ہو رہا تھا یا اس پہ رشک آ رہا تھا وہ اندازہ نہیں کر پا رہی تھی۔

سب کچھ برا لگ رہا تھا بہت برا۔۔۔ محبت کی پر شکوہ عمارت جو اس نے حنان کی یادوں اور خوابوں سے کھڑی کی تھی دھڑام سے زمین بوس ہو گئی تھی۔ دل میں نشتر چب رہے تھے وہ لہرا کر فرش پر جا گری۔

***

لاریب حنان اور انامتہ کی ماموں زاد تھی۔ سمیسٹر کے بعد وہ فری ہو کر ان سے ملنے آئی تھی۔

"انامتہ آپی۔۔۔ کچھ کھانے کو لائیں نا۔" لاریب صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی۔

"اچھا کیا کھاؤ گی۔۔۔ انامتہ بے دلی سے بولی۔ اسے لاریب کی بے وقت فرمائش پر غصہ آنے لگا۔

"فرنچ فرایز ود سیون اپ۔" وہ پر جوش ہو کے بولی۔

"میں ڈرائنگ میں جا رہی ہوں۔" وہ جاتے ہوئے بولی۔

انامتہ کچن میں چلی گئی اور لاریب ڈرائینگ روم آ گئی حنان بھی وہیں تھا۔

"ہنی بھیا کہیں گھومنے چلیں۔" لاریب چہکی۔

"آج نہیں کل چلیں گے۔" حنان منہ بسور کے بولا۔

"میں بور ہو رہی ہوں۔" وہ بضد ہوئی۔

New Era Magazine

''پلیز لاریب۔''حنان اٹھا تو یکدم لاریب بھی اٹھ گئی دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے لاریب گرنے لگی تھی کہ حنان اسے سہارا دیا وہ اس کے بازؤں میں جھول گئی۔

اچانک سے دروازہ کھلا اور منت کا چہرہ نظر آیا۔۔دروازہ بند کر کے وہ بھاگی تو حنان بھی اس کے پیچھے بھاگا تب تک وہ جا چکی تھی

**

گہرے صدمے کے باعث منت چار گھنٹے بعد ہوش میں آئی۔۔نو خیز حسن کسی کھنڈر عمارت کی مانند لگ رہا تھا۔

ویرانی سی ویرانی تھی کچھ کھو جانے کا عنصر نمایاں تھا۔

''منت بیٹے کیسی طبیعت ہے۔''تایا جان نے پیار سے پوچھا۔

''ٹھیک ہوں تایا جان۔''وہ بمشکل بولی۔

''ایسی کونسی پریشانی تھی جو آپ اس قدر ٹینس ہو گئی بیٹا۔''

ان کی بات پہ منت کو جان نکلتی محسوس ہوئی اسے خاموش پا کر تایا جان پیار دیتے چلے گیے۔

''اسلام و علیکم۔''انامتہ اندر آ کے بولی۔اس کے پیچھے حنان بھی تھا۔

ہلکی بڑھی شیو۔۔نیند کی بے رحمی سے تھکی آنکھیں مسلسل رت جگے کا ثبوت دے رہی تھیں۔

شہزادوں کی سی تمکنت کہیں غایب تھی فلوقت وہ محبت کا سوالی نظر آ رہا تھا۔

لب خاموش تھے ان کے جبکہ آنکھیں محو گفتگو تھیں۔

انامتہ حال احوال پوچھنے کے بعد بہانے سے باہر چلی گئی۔

"مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے منت۔"شہزادے کے لبوں میں جنبش ہوئی۔

منت اسے دیکھ کر رہ گئی ہزاروں شکوے تھے جواب دم توڑ گئے تھے۔

"آئی ایم ان لوو ود یو منت۔۔۔کل آپ کو غلط فہمی ہوئی تھی۔لاریب گرنے والی تھی میں نے بس سہارا دیا تھا۔"صفائیاں پیش کی جارہی تھیں۔آنکھیں بہنے لگیں تھیں۔منت کا دل پگھل گیا اسکی آنکھیں بھی حنان کا ساتھ دینے لگیں تو حنان نے ہاتھ بڑھا کے صاف کردے منت مسکرادی۔اسے مسکراتا دیکھ حنان لطف و سرور کی کئی منزلیں طے کر گیا۔

***

منت کی طبعیت سنبھلی تو اس نے دوبارہ کالج جوائن کر لیا اس دوران تایا جان نے نیا ایشو کھڑا کر دیا۔قریبی رشتداروں نے منت کے لیے پرپوزل بھیجا تو تایا جان نے اوکے کر دیا۔

منت اور حنان میں فاصلے کم ہو رہے تھے ایک دو بار بائے فیس بات ہونے کے بعد وہ کانٹیکٹ میں تھے۔

"انامتہ۔"دور خلا میں گھورتے منت بولی۔

"محبت کیا ہے۔"

انامتہ اسکی بات پہ مسکرادی اسے اپنی پاگل سی دوست از حد عزیز تھی اس پاگل میں اس کے بھیاک جان جو تھی۔

"محبت ایک چراغ ہے جس سے کوئی زرا سی نظر ملائے تو اور کئ چراغ جل اٹھتے ہیں۔محبت نفع نقصان میں الجھ کے خود کو بے مول نہیں کرتی یہ تو ایک مٹھاس بھرا جزبہ ہے روح کا گلاب ہے

محبت .اگر یہ گل مرجھا جائے تو زندگی میں کشش باقی نہیں رہتی۔ محبت میں محبوب کو چھوڑنے سے آسان زندگی سے دستبرداری لگتا ہے۔"

"اور عشق۔"منت کا انداز سوالیہ تھا۔

"عشق تو محبت میں فنا ہو جانے کا نام ہے۔یہ تو فنائے قلب کا نام ہے۔ محبت کی آخری حد ہے عشق۔"انامتہ خاماش ہوئی اور ایک نظر منت پہ ڈالی جو گہری سوچ میں تھی۔

منت کی عمیق سوچ کا حصار اسے گزرے لمحات کی جانب لے گیا"اسے عشق تھا یا محبت۔۔"

وہ سوچنے لگی۔

زندگی کی منزل نے اسے دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا۔ایک طرف خاندان کی رسموں کو نبھاتا سمیر گھر والوں کی پسند اور دوسری طرف حنان اسکی اپنی محبت۔۔۔کیا کرتی کس کو چھوڑتی۔۔ نتیجہ زندگی کا خاتمہ ہی تھا۔۔۔ سمیر کو اپناتی تو حنان کی محبت مار دیتی۔۔۔حنان کو اپناتی تو خاندانی اصول مار دیتے۔۔۔ سر گھٹنوں پہ ٹکائے وہ مسلسل سوچ میں گم تھی۔

****

منت کی انگیجمنٹ ایک ہفتے بعد سمیر فیاضی سے طے پائی۔

منت کے ہونٹ سل گئے تھے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں بول پا رہی تھی۔لفظ دل و دماغ کی دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر بے مول ہو گئے تھے پر اس کے ہونٹوں کا قفل نا کھلا۔

New Era Magazine

دن گزرتے گئے وہ دن بھی آ گیا جب وہ حنان کی محبت دل میں دبائے سمیر کے نام کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔بیزاری اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔سکائے بلو فراک میں میک اپ کیے اسکا مرجھایا چہرہ نمایاں لگ رہا تھا۔

"آؤ منت سر منی شروع کریں۔"ستائش بھابھی اسے حال میں لے آئیں۔

منت کو سمیر کے ہمراہ بٹھا کر وہ نیچے اتر گئی ں۔

منت کا دل بیٹھنے لگا۔جسم ہولے ہولے کانپنے لگا تھا۔انامتہ کی نظر اس کے نیلے پڑتے ہونٹوں پہ گئی تو وہ اس کے پاس آئی۔

"منت طبعیت تو ٹھیک ہے نا۔"انامتہ پریشانی سے بولی۔

منت اس کے کندھے پر سر رکھے لڑھک گئی

"انکل۔"انامتہ چیخی تو سب متوجہ ہو کے بھاگے۔

"گاڑی نکالو۔"بھگدڑ مچ گئی تھی۔

اسے ہاسپٹل لے گئے اور وہ آئی سی یو میں ایڈمٹ ہو گئی۔

"یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے۔"انامتہ پھٹ پڑی تھی ہاسپٹل کے کاریڈور میں۔

"آج منت کی اس حالت کے زمہ دار آپ ہیں فہیم عباسی۔"

"پہلے آپ نے زرش سے اس کی محبت چھینی اس کی زندگی چھینی احسن سے گھر چھینا اب منت کو بھی اسی جگہ لے آئے ہیں آپ۔کیا مل گیا آپکو اتنی خوشیاں چھین کے۔"

سب حیران تھے انامتہ کی باتوں سے۔

''کیا کہنا چاہتی ہو۔'' فہیم عباسی غصے میں بولے۔

''جانتے ہیں انکل منت آئی سی یو میں کیوں ہے۔'' فہیم عباسی کو نظرانداز کرتی وہ ارحم عباسی کی طرف بڑھی۔

''وہ محبت کرتی ہے بہت میرے بھائی سے لیکن زبان تک نہیں لائی اس بات کو وہ کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی خاندان کے نام نہاد اصولوں کو دھچکا لگے۔اور کہیں تایا جان پھر سے ایک قتل نا کر دیں جیسے انہوں نے عادل کا کیا۔ کتنی محبت کرتا تھا وہ زرش سے یہی بات اسکی جان لے گی۔'' انامتہ سانس لینے کو رکی۔

''میں یہی دعا کروں گی منت مر جائے ورنہ وہ روز مرے گی سمیر کی زندگی میں جا کے۔'' سختی سے کہتی انامتہ کرسی پہ بیٹھ گئی۔

''مجھے میری بچی کی زندگی دے دیں بھائی صاحب۔میں نے آج تک کچھ نہیں مانگا۔'' ارحم عباسی نے ان کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔

''میں منت کی شادی اس کی پسند سے کروں گا۔مجھے معاف کر دیں پلیز۔'' ارحم عباسی نے کہا تو وہ انکی پیٹھ تھپتھپاتے چلے گے۔

منت کو برین ہیمرج ہوا تھا پر جلد ٹریٹمنٹ ملنے کی وجہ سے وہ جلدی ہوش میں آ گئی تھی۔

***

New Era Magazine

منت کے گھر آنے کے بعد تایا جان نے ایک ہفتے بعد منت اور حنان کی شادی کا اعلان کر دیا۔
انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا تھا. انہوں نے سب سے معافی مانگی سب نے انہیں بڑے ہونے کے ناطے معاف کر دیا.
احسن کو گھر واپس لے آئے اور عادل کے گھر والوں کو خون بہا کی رقم دے دی گئی۔ زرش البتہ قومہ میں ہی تھی۔

***

وہ کمرے میں داخل ہوا تو چھت سے لٹک کر بیڈ کے ارد گرد گرتی گلاب کی لڑیوں کے بیچ و بیچ اسے بیڈ پہ ایک وجود بیٹھا نظر آیا۔
حنان کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھو لیا۔
وہ چلتا ہوا لڑیاں ہٹا کر بیڈ پہ بیٹھ گیا۔
ٹھوڑی سے پکڑ منت کا چہرہ اوپر اٹھایا۔
"تعریف کے الفاظ نہیں ہیں مجھ ناچیز کے پاس ملکہ عالیہ۔" حنان شوخی سے بولا تو منت بلش کر گئی.

"متاعِ زیست ھے جاناں

یہی غربت یہی دولت

کبھی کاسہ تیرا لہجہ

New Era Magazine

کبھی بخشش تری باتیں"

حنان نے شعر گنگنایا تو منت نظریں جھکا گئی۔ حنان نے لب اسکے پیشانی پر رکھ محبت کی مہر ثبت کی۔

محبت جیت گئی تھی۔

نوٹ

متاع زیست ہے جاناں پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)